نور افشاں

حقیقی نُور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے +

جلد ۴۲ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی - ۲۵ ستمبر ۱۹۱۴ء | نمبر ۳۹

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ سے معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

تواریخ

تواریخ کلیسیاء عہ
تواریخ مذہب ۸/
تواریخ روم ۸/
تواریخ مصر ۸/
تواریخ یونان ۸/
مرقع روس ۸/
قدیم مسیحیوں کے حالات ۲/
حیاتِ پولوس ۴/
حیات داؤد ۸/
جنرل گارفیلڈ کی سوانح عمری اُردو ۳/

مفید حکائتیں

رامپال وسنگھ رومن اُردو ۸/

تلاشِ حق اُ.دو - رومن اُردو ۲ روپیہ ۶/
دولت لازوال اُردو ۲ روپیہ ۵/
دولت لازوال رومن اُردو ۸/
عزت بیمثال اُردو ۲ روپیہ ۹/
〃 رومن اُردو ۸/
حالاتِ جاپان ۲ روپیہ ۹/
شریف بیبیاں ۳ روپیہ ۶/
چندر لیلا ساد ھنی اُردو ۲ روپیہ ۶/ گورمکھی ۱/
سیر ہند عہ
وکیل کی سرگذشت ۶/
سورج پرکاش ۴ روپیہ ۹/ مجلد ۱۲/

ہندو مذہب کے متعلق

ستیارتھ پرکاش درپن اُردو ۸/
سپہر وائے ۳ روپیہ ۵/

ویدوں کی تعلیم ۱۰/
وشنو کے دس اوتار ۲/
ویدک تصنیفات ۱/
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے ۳ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی 〃
ویدوں کی ازلیت ۲ پائی
پرستش حیوانات ۱ پائی
تیرتھ ۲ پائی
اہلِ ہنود کے تیوہار 〃

دین اسلام کے متعلق

اسلام میں مسیح اُردو ۱/
خدائے اسلام ۲/
ینابیع القرآن ۳/
الکفارہ ۰/

بائبل یا قرآن ۱۰ار
مسیح ابن اللہ ۲ر
میزان الحق ۴ر
طریق الحیات ۲ر
کشف القرآن ۶ر
عقاید اسلامیہ ۱۰ار
ینابیع الاسلام ۸ر
ہدایت المسلمین ۸ر
تحقیق الایمان ۴ر
تواریخ محمدی ۴ر
تعلیم محمدی ۴ر
دین اسلام اور اُسکی تردید ازروئے اسلام ۲ر
دعوت اسلام ۶ پائی
گنجینہ اسلام رومن ۸ر
بیگناہ نبی ۳ پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل ″
فارقلیط ″
حضرت محمد ″
انجیل شریف کی صحت و درستی ″
اسماء الہٰی ″
خدا کے دس حکم ″
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں ″
مسیح یا محمد ″
نماز ″
سچا اسلام ″
قرآن ″
یسوع مسیح کی موت اور جی اٹھنا ″
یسوع مسیح ″
سورہ فاتحہ ″
ہمارا شافع کون ہے ″

اشمار شیریں ۵رو۱۲ار
خدا ہمارا باپ ۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی ″
انصاف کا دن ″
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد ۶ر
تحقیق الاسلام حصہ اوّل ۰۲ر

سلسلہ اصلاح

اصلاح تمدّن ۳ر
اصلاح زراعت ۶ پائی
اصلاح اخلاق ۲ر
ہند کی افلاس کا انسداد ۶ پائی
شادی کی بابت خیالات ″
صنعت و دستکاری ۲ر

اسکول کی کتابیں

اُردو کا قاعدہ ۶ پائی ار
اُردو کی پہلی کتاب ار
اُردو کی دوسری کتاب ۲رو۳ر
اُردو کی تیسری کتاب ۳ر
اُردو کی چوتھی کتاب ۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا ار
رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳ر
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورکھی ۳ر
گورکھی قاعدہ ۳ پائی

کیٹی کیزم

دینی سوال و جواب ۶ پائی
″ ″ پنجابی اُردو حروف ″
دینی سوال و جواب رومن اُردو ۶ پائی
″ ″ گورکھی ″

سوالات

سوالات متی کی انجیل پر ار
″ مرقس کی انجیل پر گورکھی ار
″ لوقا کی انجیل پر ″ ار
″ یوحنا کی انجیل پر ″ ار
مسیحیوں کے واسطے
تواریخ کلیسیاء ۸ر۶ر
حل مشکلات حصہ اوّل ۶ر
تحقیق بائیبل ۰۴ر
طالبان حق ۹ر
تواریخ بائبل ۸ر۶ر
حیات مسیح ۱۲ار
مسیح کا نمونہ ۸ر
مسیح کے خاص دوست ۸ر
کشف الحقایق ۴ر
راہ زندگی ۱۲ار
موازنہ مذاہب رومن ۸ر
مسیح کی تعلیم ۴ر۸ر ۱۲ار
القاب مسیح ۱۴ار
بائیبل کس طرح پڑھنی چاہیئے؟ ۴ر
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

متفرق کتابیں

رابنسن کروسو ۱۲ار + شعاع نور حصہ اوّل و دوم ۵ر
مارکوپولو کا سفرنامہ ۸ر + طریق دعا ۴ر
ابن حور اُردو ۸ر + طلائی شمعدان ۴ر
طیطس یا رفیق صلیب ۸ر + روح سے معمور زندگی ۴ر



نورافشان

لودیانہ - جمعہ ۲۵ ستمبر ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین

گلدستۂ اخبار

۱۶ ستمبر لندن - میرن کے جنگ کے بعد تعاقب کیا گیا تو جرمن بہت سے قیدی چھوڑ کر بھاگ گئے - ان کی تعداد تا حال معلوم نہیں ہے -

اسٹرڈم میں بیان کیا جاتا ہے کہ جرمن پبلک نے ...... انگریزی اسیران جنگ کا تعظیمانہ خاموشی کے ساتھ استقبال کیا - عورتوں نے گارڈن کو علیحدہ کر دیا اور اسیروں کو تمباکو پھل اور چاکلیٹ وغیرہ دیئے -

۷ ستمبر الہ آباد - پایونیر کا تار مورخہ ۱۵ ستمبر لندن راوی ہے کہ فرانس میں موسم کم اچھا ہے بہ نسبت اس وقت کے جبکہ پروشیا پر دھاوا ہوا تھا - سیلاب کی وجہ سے فوج کی روانگی مسدود ہے شکستہ سڑکیں گھوڑوں کی روانگی کے لئے دشوار گذار ہو رہے ہیں

۱۶ ستمبر لندن - بلجیم میں جرمن کا جنگی چندہ مطبوعہ مطین سکہ مروجہ تک پہونچ گیا ہے - مگر معلوم نہیں کس قدر وصول ہو چکا ہے -

۱۶ ستمبر لندن - آبدوز کشتی ای نمبر ۹ کروزر ہیلا کو ہیلیگولنڈ سے ۶ میل کے فاصلہ پر غرق کر کے صحیح و سلامت آگیا ہے -

۱۶ ستمبر لندن - ڈنڈی میں مسٹر چرچل نے کہا کہ جب تک پروشیائی خاک میں نہیں ملجاتا تب تک صلح محال ہے -

۱۶ ستمبر لندن - لندن - ہیور اور پیرس کے درمیان روزانہ معاملات از سر نو عمل میں آنے لگ پڑے ہیں

اس جنگ سے ایک سبق ملتا ہے کہ جنگ میں موٹر کار نہایت ہی کار آمد شے ہے چنانچہ اس طریق سے بمقام مونس برطانوی فوج پر حملہ کرنے کے لئے تین فوجیں ناگہانی طور پر فوراً بہم پہونچائی گئی تھیں -

۱۶ ستمبر لندن - جرمن نے آسٹریا گیلیشیہ میں حملہ کیا مگر شکست کھائی ۵ ہزار جرمن اسیر ہو گئے -

۱۲ ستمبر کو سرحد پر قزاقوں کی - مگر دشمن کا پتہ نہ ملا -

۱۷ ستمبر شملہ - پیرس کے اخبار جرنل آفیشیل نے ان اشیاء کی فہرست شایع کی ہے جو آنا جنگ میں گورنمنٹ فرانس تجارت ممنوعہ متصور کرے گی -

جنوبی افریقہ میں ایک بوئر جنرل اتفاقاً گولی سے مارا گیا -

۱۹ ستمبر لندن - امریکہ کے پریذیڈنٹ ولسن نے یورپین جنگ کی صلح کے متعلق کوششیں ترک کر دی ہیں تا وقتیکہ متخاصمین میں سے کوئی فریق کوئی خاص بیان دے

۱۹ ستمبر لندن - جرمن سفیر کہتا ہے کہ جرمن جنگ موقوف کرے گا بشرطیکہ جرمن یورپ کا ایک عضو ہونے سے خارج نہ کیا جاوے

تار برقیات

۱۴ ستمبر لندن۔ شہر ایپنے کے ساتھ ساتھ کا موقع اچھا ہے۔ سو دشمن نے کئی ایک بالمقابل حملے کئے خصوصاً پہلی کارپس پر۔ مگر ان حملوں کو وہ پسپا کر دیئے گئے اور جرمن ہماری اور فرنچ آرمی کارپس کے مقابل ہمارے دہنے بازو سے قدرے پیچھے ہٹ گئے۔ دشمن کا نقصان بیکراں تھا۔ اور ہم نے ۲۰۰ آدمی اسیر کر لئے۔

پیرس کا ایک بیان جو آج سہ پہر کو شائع ہوا مظہر ہے کہ جرمن کی ریگارڈ جس پر اتحادیوں نے حملہ کیا مقابلہ پر مجبور ہوئی۔ اور کھڑی رہی۔ پیر اور منگل کے دن دشمن کی فوج کو کمک پہونچ گئی اور برابر مدافعات کرتے رہے۔

ایضاً ۷ بجے کے ۳۰ منٹ کو یہ پیرس کی خبر ہے کہ جرمنوں نے بڑی استواری کے ساتھ بعض حصص میں خندقیں کھود رکھی ہیں۔ دشمن کا مقبوضہ الجنیٹس نایون سے لاؤن کی پہاڑیوں رائیمس کے سطح مرتفع کے درمیان شمال کو وردوں کے جنوب تک۔

فرانس میں جرمن کو کمک پہونچ رہی ہے۔

پیر کی صبح کو ایلا چیپل سے دس ہزار فوج گذر گئی۔

۱۷ ستمبر شملہ سکرٹری آف سٹیٹس کا تار جو حضور ویسرائے کو گذشتہ رات ۸ بجکر ۹ منٹ پر دیا ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ آئسن کے ساتھ ساتھ ہماری پوزیشن اچھی ہے دشمن کے حملے پچھاڑ دیئے گئے ہیں اور جرمن ہمارے یمین و یسار پر ہماری اور فرانسیسی فوجوں کے سامنے سبکی سے بھاگ گئے۔ دشمن کا نقصان بہت ہی ہوا اور ہم نے ۲۰۰ آدمی اسیر کر لئے۔

۱۸ ستمبر پانڈی چری۔ ذیل کا تار ہوس ایجنسی پیرس سے مورخہ ۱۶ ستمبر کا ملا۔ ایک سرکاری بیان ان لڑائیوں کا جو ۱۴ و ۱۵ ستمبر کو ہوئیں یوں اختصاراً ذکر کرتا ہے کہ ایک نزدیکی میں تعاقب میں ہماری فوج دشمن کی ریئر گارڈ تک پہونچ گئی اور ان پر حملہ کیا۔ لیکن چونکہ بڑی کمک ان کو پہونچ گئی تھی۔ اس لئے انہوں نے ہمارا مقابلہ کیا۔ جرمن برابر مدافعانہ عمل کرتے رہے۔ مگر آخر کو بھاگ نکلے اور اہل جرمن کے بہت سے اسیر اور سامان جنگ ہمارے ہاتھ آیا۔

پیرس کے ایک کاغذ سے معلوم ہوتا ہے کہ لکسمبرگ سے میوز تک جو دو ریلیں ہیں ان پر جرمن حکمران ہیں اور بلجیم کے ریلوے پر بھی اور جب تک ٹرجنیر اور لاؤن ان کے قبضہ میں ہے تب تک ایسا ہی رہیگا۔

۱۹ ستمبر لندن۔ جنگ کے نزدیک کے کارسپانڈنٹس کہتے ہیں کہ جنگ پانچ دن تک نہایت ہی تند تھی توپوں کے بعد پیدل پلٹنیں بھی حملہ کیا کرتی تھیں۔ رات کے وقت جو جرمن حملے کیا کرتے تھے۔ ان میں وہ پسپا کر دیئے جایا کرتے تھے نوئین اور رائیمس کے گرد خاص جنگ ہو رہی ہے۔

۱۹ ستمبر لندن۔ ڈیپ سے ایک تار جو ڈیلی میل کو آیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنوں کی ایک پارٹی نے موٹر کاروں پر سوار ہو کر روئن کے نزدیک سیسیل پر ایک ریلوے پل توڑ ڈالنے کی کوشش کی۔ جرمن فرانسیسی افسروں کی وردی پہنے ہوئے تھے۔ ان کا منشا تھا کہ پیرس اور ساحل کے درمیان ذرائعہ خبر رسانی منقطع کر دیں۔

۱۸ ستمبر لندن۔ برسلز سے ایک جرمن فوج اگر بدھ کی شام کو ٹرمونڈے میں پھر داخل ہو گئی ہے۔ اور بدھ کے روز ان بلجیموں کے ساتھ جو وہاں مقیم تھے دست بدست جنگ ہوئی۔

۱۹ ستمبر لندن۔ انٹورپ۔ ۱۷ ستمبر کو جرمنوں نے تیسرے حملہ سے ٹرمونڈے کو بالکل برباد کر دیا۔ گرجا ابھی تک ایستادہ ہے۔ اگرچہ اس کے گنبد پر کسی قدر نقصان پہونچا ہے ہسپتال بھی قدرے محفوظ رہا۔ دیگر تمام عمارتیں مسمار کر دی گئیں

ایضاً۔ اہل بلجیم نے ٹرمونڈے اور برسلز کے درمیان ریلوے کاٹ ڈالی ہے۔

۱۹ ستمبر لندن۔ اب پیٹروگریڈ سینٹ پیٹرزبرگ کا نیا نام ہے۔ اس کے ایک پیغام سے معلوم ہوتا ہے کہ جنرل رننکمف نے مشرقی پرشیا جرمن حملہ آور فوج کو گرفتار کر لیا ہے جرمن کئی جگہ پیچھے ہٹ گئے ہیں۔

۲۰ ستمبر لندن۔ ٹوکیو سے خبر ہے کہ لارٹ اور خلیج میں جو جاپانی تھے انہوں نے اکھونگ میں دشمن پر حملہ کیا شام کے وقت جرمن اپنی خندقوں کو چھوڑ کر بے ترتیبی سے بھاگ گئے اور بہت سا



ایڈیٹوریل نوٹس

مرض بیخوابی کی حقیقت

اس مہلک اور دکھ دہ ایک مرض کے بارے میں دماغی امراض کے ایک سپیشیالسٹ ڈاکٹر رابرٹ جونس صاحب سکنہ لنڈن نے انٹرنیشنل کانگرس آف میڈیسین کے ایک جلسہ کے روبرو یہ کہا بیخوابی کا خاص سبب کسی نہ کسی صورت میں دماغی یا طبعی درد یا دکھ ہے۔

درد ایک احساس ہے جس کو تمام عکس پذیر زندہ اشیا محسوس کرتی ہے۔ اس کی بہت سی تعریفات کی گئی ہیں۔ مگر سب سے عمدہ یہ تعریف ہے کہ درد وہ بیقراری ہے جو احساس یا سبک ترین بے اطمینانی سے لیکر سخت سے سخت مصیبت تک مختلف طور پر ہوا کرتی ہے۔ اور یہ جسم کے کسی حصہ پر چوٹ یا دباؤ یا کسی نامناسب کشیدگی یا پھیلاؤ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کی بہت سی علامات ہیں مثلاً فکر۔ رنج۔ اضطراب اور تشویش دماغی تکلیف بے چینی اور اپنی خاصیت یا سختی کے مطابق یہ جان کنی۔ اذیت اور عذاب تک پہونچ جاتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ عادت توڑ دی جائے اور یہ اسباب مرض کے دور کرنے سے ہو سکتی ہے۔ اور یہ کئی اقسام کی ہو سکتی ہے یعنی طبعی۔ دماغی۔ یا اخلاقی۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کی تشریح کی اور انہوں نے نیند کی ضرورت بھی بتائی اور کہا کہ نیند خوراک سے بھی زیادہ ضروری اور لازمی ہے۔ اور کہ جہاں ادویات کی ضرورت پڑے تو ایسی ادویات لینی چاہیئے جو کسی ذمہ دار حکیم یا ڈاکٹر نے دی ہو۔ کیونکہ تمام خواب آور ادویات دل پر زیادہ دباؤ ڈالنے والی ہوتی ہیں۔ اس سے آگے چل کر بتایا کہ دیوانگی لڑکوں کے درمیان پندرہ برس کی عمر سے پہلے اور لڑکیوں کے درمیان پندرہ اور بیس سال کی عمر کے درمیان واقع ہوتی ہے۔

بیخوابی کی مرض کے لئے اکثر آب وہوا یا نظارہ کی تبدیلی زیادہ مفید پڑتی ہے بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ گھر سے بہت دور جانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ ایک گھر سے دوسرے گھر میں چلے جانا ہی مفید ہوتا ہے۔ اچھی طرح سونے کیلئے تازہ ہوا قطعی علاج بیخوابی کا ہے۔ تمام کھڑکیاں اور دروازہ اس کمرہ کے جہاں مریض ہو بالکل کھول دینے چاہیئے۔ تاکہ تازی اور خالص ہوا مریض کو خوب ملتی رہے۔ جب کبھی دیگر وسائل نیند لانے کے ناکارہ ہو جاتے ہیں تو تلی سی روٹی اور مکھن۔ یا ڈبل روٹی کے دو باریک ٹکڑے جن کے درمیان کباب یا مچھلی یا پنیر کی تہ لگائی گئی ہو اور اس پر سیاہ مرچ باریک پیس کر چھڑکی گئی ہو کھلانا بہتر ہوا کرتا ہے۔ اور بعض اوقات نیم شب کے بعد یہ کھانا نیند لانے کا باعث ہوتا ہے۔

خداوند یسوع مسیح کی نئی تعلیم

کی بابت ذکر ہے کہ وہ ایک دفعہ کفرنحوم کے عبادت خانہ میں تعلیم دے رہا تھا اور لوگ غور سے اس کی سنتے تھے۔ اور اس کی تعلیم کا سامعین پر بہت بھاری اثر پڑا کہ لوگ اس کی تعلیم سے حیران ہوئے۔ کیونکہ وہ ان کو فقیہوں کی طرح نہیں بلکہ صاحب اختیار کی طرح تعلیم دیتا تھا" (مرقس ۱:۲۲) مسیح کی طرز تعلیم اور عبارت ایسی سلیس اور عام فہم اور مانوس ہر کس و ناکس تھی کہ بچہ بچہ بھی اس کو سمجھ سکتا تھا اور اب بھی سمجھ سکتے ہیں۔ مگر پھر بھی اس نے روحانی زندگی کی وہ مختلف صورتیں اور پہلو بیان کئے کہ آج اس کی تفہیم و تلقین میں دنیا کے علما اور سائنسدان قاصر رہجاتے ہیں اور اسی وجہ سے وہ مسیح کی تعلیم کو یا تو عقل کے یا تمدن کے خلاف کہنے لگ پڑتے ہیں۔ جن دقیق مسائل کا ذکر خداوند مسیح نے اپنی تعلیمات میں کیا ان میں سے بعض یہ ہیں۔ یعنی کہ ایک شخص خدا ہے۔ بقا بھی ایک حقیقت ہے۔ گناہ و بدی دنیا میں موجود ہے۔ انسان در اصل فعل مختار اور اپنے اعمال کا ذمہ وار ہے۔ ان تعلیمات کا نہ صرف بیان ہی کیا بلکہ بہت عمدہ اور سادہ طریقوں سے فطرت کی اشیاء اور عملیات سے اور واقعات سے غرض ہر ممکن اور آسان طریقہ سے ان کی تشریح بھی کر دی۔ علاوہ ازیں اس نے یہ ساری تعلیمات قدرت اور اختیار کے ساتھ انسان کو دی۔ اس نے کبھی ربیوں کی احادیث سے اپیل نہیں کیا۔ اور نہ ہی تعلیم دیتے ہوئے یہ عام نبوی مقولہ استعمال کیا۔ کہ "خداوند یوں فرماتا ہے" "رب الافواج نے یوں کہا ہے" وغیرہ۔ بلکہ بڑے زور اور اختیار کے ساتھ کہا کہ "میں تم سے سچ کہتا ہوں" یا ... "لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں" یا بد روحوں سے یہ کہا کہ

کہ چپ رہ اور اس میں سے نکلی؟ وغیرہ۔ اس کی تعلیم اور وعظ فطرت کے نظاروں اور قدرت کے استعارات اور کنایات سے ایسے مملو ہیں کہ دنیا میں کوئی تقریر اس کی ہم پلہ نہیں ہے۔ وہ استعارات کا مالک تھا اور اس کے وعظ جو اس نے کئے ہیں مثل متحرک تصاویر کے انسان کے سامنے پھرتی اور چلتی ہوئی نظر آتے ہیں یہ نئی قسم کی طرز تعلیم تھی۔ اسی لئے کوئی تعجب کی بات نہیں کہ لوگوں نے اسکی تعلیم پر تعجب کیا۔

آیات اور تعجب خیز نظارہ۔ لیکن مسیح کی تعلیم پر دنگ ہو کر لوگ ابھی اپنے دل میں اس تعجب خیز تعلیم اور طریقۂ تعلیم پر تعجب کر ہی رہے تھے کہ دفعتہً اُن کے عبادتخانہ میں ایک شخص ملا جس میں ناپاک روح تھی وہ یوں کہکر چلایا کہ اے یسوع ناصری ہمیں تجھ سے کیا کام؟ کیا تو ہمیں ہلاک کرنے آیا ہے؟ میں تجھے جانتا ہوں کہ تو کون ہے۔ خدا کا قدوس (آیات ۲۳ و ۲۴) مگر یسوع نے اُسے جھڑک کر کہا کہ چپ رہ اس میں سے نکل جا۔ پس وہ ناپاک روح اُسے مروڑ کر اور بڑی آواز سے چلا کر اس میں سے نکل گئی۔ اور وہ مریض تندرست ہو گیا (۲۵ و ۲۶ آیات) تب سارے ناظرین اور سامعین اور زیادہ حیران اور ششدر ہو گئے۔ اور جو بات اب تک اُن کے ذہن ہی میں تھی کہ وہ مسیح کی تعلیم پر اپنے ذہنوں ہی میں تعجب کر رہے تھے۔ اب تو اُن سے رہا نہ گیا۔ اور آپس میں اُن سے یہ کہکر بحث کرنے لگے کہ یہ کیا ہے؟ یہ تو نئی تعلیم ہے۔ وہ ناپاک روحوں کو اختیار کے ساتھ حکم دیتا ہے اور وہ اس کا حکم مانتی ہیں"۔ (۲۷ آیت) یہ بھی مطلق الاختیار شخص کی سب سے بڑی اور بے نظیر مثال ہے۔ وہ بدارواح کو حکم کرتا ہے۔ اور وہ اُس کی مانتی ہیں۔ وہ اُس حاکم کی ذات اور حیثیت سے واقف ہیں اور اُس کی فرمانبرداری کرتی ہیں۔ یہ تو بالکل ایسی بات تھی جو نہ دیکھنے میں آئی تھی اور نہ کبھی سننے میں آئی تھی۔ یہ سچ مچ نئی بات تھی اور نہایت ہی تعجب انگیز!

سورج کے نیچے کوئی نئی بات نہیں

لیکن اگر غور کیا جائے تو اس میں کوئی نئی بات نہ تھی۔ یہ تعلیمات اور معجزات اور آسیب زدوں کا اچھا کیا جانا سب مسیح سے پہلے یہودیوں کی مقدس کتابوں میں موجود تھیں۔ ان کو یہ بتا دیا گیا تھا کہ جب مسیح آئے گا تو وہ یہ سارے کام عین اسی طریق سے کریگا اور اس قسم کی تعلیم دیگا۔ یہ ساری باتیں مسیح کی علامات تھیں جن سے وہ مسیح کو پہچان سکتے تھے اُن کے عبادتخانوں میں کلام الٰہی موجود تھا۔ جن کو وہ پڑھ کر ساری باتیں معلوم کر سکتے تھے اور لازم تھا کہ وہ مسیح کی انتظاری میں رہتے۔ اگر وہ اپنے بزرگوں کی تعلیمات اور انبیا کے کہنے پر قایم رہتے اور ان کو اپنی نظروں میں رکھتے اور ان پر عمل کرتے رہتے تو وہ بالضرور مسیح کو قبول کرتے کہ یہ وہی ہے جس کی آمد کی بابت پہلے سے فرمایا گیا ہے۔ مگر یہودی لوگ تو ان تمام باتوں کو بھول گئے تھے۔ اور اسی سبب سے جبکہ مسیح آیا اور ویسے ہی عجائبات دکھانے لگا اور تعلیمات دینا شروع کیا تو وہ حیران ہو گئے اور بول اٹھے کہ یہ کیسی نئی تعلیم ہے۔ اور سلیمان کا یہ مقولا سچ ثابت ہوتا ہے۔ کہ سورج کے نیچے کوئی بات نئی نہیں ہے۔ انجیل میں اور پرانے عہدنامہ میں مطابقت ہے۔ پرانا عہدنامہ نئے عہدنامے کا مقدمہ اور نیا عہدنامہ پرانے عہدنامہ کی تکمیل و تفصیل ہے۔ اور دونوں مساوی اور برابر اور ایک ہی منشا کو پورا کرنے والے ہیں۔ ناواقفیت کی وجہ سے انجیل نئی معلوم ہوتی ہے۔ ورنہ اصل انجیل پرانے عہدنامہ میں موجود ہے۔ اور انجیل فطرت میں موجود ہے۔ کیونکہ سورج کے نیچے کوئی بات نئی نہیں ہے۔

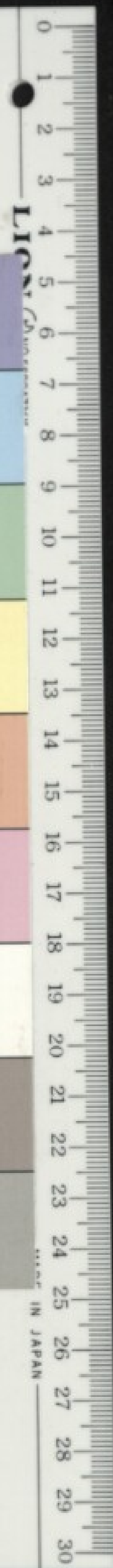
مسٹر پیرس کی پیشینگوئی

ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں ہم ایک یورپین نجومی کی پیشینگوئی درج کرتے ہیں۔

ستاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ بہر صورت ۱۸ اکتوبر تک ختم ہو جائیگی مسٹر الفرڈ جے پیرس نے "زیڈکیل المینک" (جنتری) میں اس مسئلہ کو حل کرتے ہوئے روس اور آسٹریا کے ارباب اقتدار کو جنگ کے نتائج سے متنبہ کیا ہے۔

منتہائے صیف (۲۱ جون) کے وقت مریخ کی جائے محل گہن کا وقوع میں آنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ فوجوں کا اجتماع عمل میں آئیگا اور کسی بادشاہ کی موت ہوگی

۲۱ اگست میں شہنشاہ جارج کے ستارے مشتری اور عطارد ایک ہی برج میں ہونگے جس سے کامیابی ظاہر ہوتی ہے ماہ دسمبر میں چاند اور عطارد ایک



دنیا کو مغلوب کرنیوالا غلبہ

دنیا کو مغلوب کرنے کے لئے دنیا میں کئی ایک طریقے مروج ہیں۔ مثلاً زمانہ کی رَو پر چلنا۔ مگر یہ روش ایسی ہے جس کا کوئی ٹھکانہ نہیں کوئی اصول نہیں کوئی طریق عمل نہیں۔ یہ طریقہ استعمال کرنے والا سمندر کی لہروں کی طرح ٹکراتا ہے۔ اور آخر کو ناکام رہتا ہے ایسا شخص دنیا پر غالب نہیں آسکتا۔ مگر دنیا اس پر غالب آجاتی ہے۔ ایسے لوگوں میں سے کبھی کوئی بہادر نہیں نکلا اور نہ ہی کوئی نبی ہوا نہ شہید اور نہ ہی دنیا کو فائدہ پہونچانے والا پیدا ہوا ہے۔ ایسے لوگوں کا نام و نشان اٹھ جاتا ہے وہ لوگ نہ ہی دنیا کے رہتے ہیں نہ دین کے اور نہ ہی اُن کو دنیا سے فائدہ ہوتا ہے نہ دین سے ایسے لوگ دنیا پر کبھی غالب نہیں آسکتے بلکہ وہ خود دنیا کے مغلوب ہوتے اور برباد ہو جاتے ہیں۔

دوسرا طریق یہ ہے کہ خود غرضی سے دنیا پر غالب آئے یعنی حتی الوسع دنیا سے خود فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے رہنا۔ دوسرے کے نفع نقصان کی کچھ پرواہ نہ کرنا۔ بلکہ حتی المقدور ہر صورت سے دوسرے کا نقصان ہی کرنا اور اسی میں اپنا فائدہ دیکھنا اور اپنے حاکم کو خوش رکھنا۔ خود کو اس کی نظر میں معتبر۔ دیندار۔ غیرت مند۔ خیرخواہ۔ سچا پرہیزگار بنا کر دکھانا۔ اور دنیا کو قابو میں لانا ایسے لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم نے دنیا کو جیت لیا ہم دنیا پر غالب ہیں اور دنیا مغلوب ہے ایسے اشخاص خود غرض زندگی بسر کرتے ہیں اور دنیا کی ہر ایک بُری صفت رکھتے ہیں۔ دنیا سے وہ مغلوب شدہ ہوتے ہیں۔ تو بھی سمجھتے ہیں کہ دنیا ہم سے مغلوب ہے ایسے اشخاص اگرچہ ابتدا میں کامیاب ہوتے ہیں دنیاوی طور پر بارسوخ اور خوش رہتے ہیں۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ داؤد پیغمبر فرماتے ہیں "کہ جب شریر گھاس کی مانند اُگتے ہیں اور سارے بدکردار لہلہاتے ہیں تو یہ اس لئے ہے کہ وہ ابد تک فنا ہو جائیں" (زبور ۹۲:۷) وہ دنیا سے ایسے مغلوب ہونگے۔ کہ ان کا نشان تک باقی نہ رہیگا۔ دنیا پر غالب آنے کا یہ طریق بھی معیوب اور مضر اور ترک کر دیئے جانے کے قابل ہے۔ ایسا شخص اپنے اور پھر دوسرے کو کھوتا ہے اور نیست ہو جاتا ہے۔

تیسرا طریق وہ ہے جو یوحنا رسول اپنے پہلے خط عام کے پانچویں باب کی چوتھی آیت میں بتاتا ہے۔ "کہ وہ غلبہ جس سے دنیا مغلوب ہوئی ہے۔ ہمارا ایمان ہے" یہی وہ طریق ہے جس پر خدا کے برگزیدہ اور مقدس چلتے رہے ہیں یہی وہ طریق دنیا کو مغلوب کرنے کا ہے۔ جس کو پروردگار نے آبائی رحمت سے کھول اور محفوظ کر رکھا ہے۔ یہ وہ طریق ہے جس پر چلنے کی خدا ہر شخص کو ہدایت کرتا ہے۔ اور اس پر چلنے والے سے وہ ہمیشہ خوش ہے۔ "ایمان ہی سے ہابیل نے قائن سے افضل قربانی خدا کے لئے گذرانی اور اسی کے سبب اس کے راستباز ہونے کی گواہی دی گئی۔ ... انہوں نے ایمان ہی کے سبب سے بادشاہتوں کو مغلوب کیا۔ راستبازی کے کام کئے۔ وعدہ کی ہوئی چیزوں کو حاصل کیا شیروں کے منہ بند کئے۔ آگ کی تیزی کو بجھایا تلوار کی دھار سے بچ نکلے کمزوری میں زور آور ہوئے لڑائی میں بہادر بنے۔ غیروں کی فوجوں کو بھگا دیا" (عبرانی ۱۱: ۴ و ۳۳ و ۳۴) یہی وہ غلبہ ہے جس سے دنیا مغلوب ہوتی ہے۔ ایسے طریق سے غالب آنے والے کے لئے ہر دو جہاں کی کامیابی کا وعدہ بائبل میں کیا گیا ہے۔ اور ایماندار اس وعدہ کو اپنی زندگی میں پورا ہوتا ہوا دیکھ کر خوش اور خدا کے شکر گذار ہوتے اور اس دنیا پر فتح پا کر اسی زندگی میں اپنی فتحیابی کا ڈنکا بجا دیتے ہیں۔ اور اُن کا نام ہمیشہ بہادروں کی فہرست میں قائم رہتا ہے لوگ اِن کی تعریف و تعظیم و تقلید کرتے اور خدا اُن سے خوش رہتا ہے۔

امریکہ میں چینی جاپانی اور کوریائی اقوام

ایک مشہور و معروف اور دوراندیش مبصر کا قول ہے کہ امریکہ قوموں کی کٹھالی ہے۔ یعنی امریکہ وہ ملک ہے جہاں دنیا کی مختلف قومیں جاتی اور جسمانی اور روحانی تعلیم پاکر تعلیمی آگ سے ایسی گلائی اور صاف کیجاتی ہیں جیسے کہ سونا کٹھالی میں رکھا اور آگ میں گلایا جاکر صاف کیا جاتا ہے۔ یہی مثال امریکہ کی آج کل ہماری نظروں کے سامنے ہے جہاں ہزاروں چینی جاپانی ہندوستانی کوریائی قومیں جاتی اور آتی رہتی ہیں۔ اور دنیوی اور دینی تعلیم پاکر خالص بنجاتی اور اپنے اپنے ملک میں آکر اپنی قوم کا خوبصورت اور بیش قیمت اور مفید زیور بنجاتی ہیں اور اس سے بڑھ کر خدا کے لئے نہایت عمدہ خزانہ بنتی ہیں سنہ ۱۸۵۳ء میں پادری البرٹ ولیمس صاحب نے صرف چار چینی طالب علموں کی ایک چینی بائبل کلاس تیار و قایم کی تھی اس ابتدائی چھوٹی سی جماعت کا یہ نتیجہ ہوا کہ آج تک ۵۰۰ سے زیادہ چینی مسیح کی شراکت میں داخل ہوگئے ہیں۔ سیٹل واقعہ واشنگٹن (امریکہ) میں ڈاکٹر متھیو کی جو بڑی ہی کلیسیا ہے۔ اس میں ۳۰۰ چینی خاندان ہیں جن میں سے ایک مسیحی ہیں فرانسسکو کی مشن ہوم اکسیڈنٹل بورڈ کے ماتحت لڑکیاں

سجادہ کا کام بڑی سرگرمی سے کر رہی۔ چین میں دختر فروشی کی بڑی بے شرم اور بد اخلاق تجارت کی گرم بازاری ہے۔ اس مشن ہوم نے آج تک اس قسم کی کم از کم ایک ہزار لڑکیوں کو ایسی خطرناک حالت سے بچا کر پناہ دی۔ چینیوں کے درمیان جو کام ہو رہا ہے۔ وہ بااثر ثابت ہوا ہے۔ چنانچہ گذشتہ دو برسوں کے اندر چینی پریسبیٹیرین مشن کے ممبران نے قحط زدگان کی امداد کے لئے ۴۵۰۰ ڈالر یعنی ۱۳۵۰۰ روپیہ کے قریب چندہ جمع کیا۔ صوبجات متحدہ امریکہ میں جو فی الحال ۱۰۰۰۰۰ جاپانی آباد ہیں اُن میں سے صرف چار ہزار (۴۰۰۰) مسیحی ہیں۔ چینیوں اور جاپانیوں کے لئے امریکہ میں بہت ہی عمدہ اور مفید سبق ملتے ہیں اور جب وہ لوگ اپنے وطن مالوفہ کو واپس جاتے ہیں تو اپنے ساتھ اپنی عادات۔ طبیعتوں۔ طرز معاشرت اور عملیات میں امریکہ کی عملی مسیحیت سے بے شمار عنصر لے جاتے ہیں۔ اور اپنے ملک میں اُن کی اشاعت کرتے ہیں۔ ۱۹۱۱ء سے لیکر آجتک اہل کوریا کی تعداد امریکہ میں عنقریب ۶۰۰ کے ہو گئی ہے۔ کلیرمونٹ میں اُنہوں نے مشن عمارت کی تعمیر کے متعلق کل لاگت کا ۳/۴ حصہ بذریعہ چندہ فراہم کیا۔ امریکہ سے چینی جاپانی کوریائی کیسے فیضیاب ہو کر اپنے گھروں کو جاتے ہیں۔ اور مسیح کو اپنی زندگیوں میں رکھتے ہوئے اپنے ہموطنوں کو بھی اُسی نور سے منور اور اسی رنگ سے رنگین کرتے ہیں۔ اب سوال لازم آتا ہے کہ امریکہ میں جو ہندوستانی بھائی ہمارے بود و باش کرتے ہیں کیا وہ بھی اسی رنگ سے رنگین ہو کر اپنے ملک میں آتے اور اپنے ہموطنوں کو اسی رنگ سے رنگنے کی کوشش اور عمل کرتے ہیں۔ جس سے کہ چینی وغیرہ لوگ کرتے ہیں؟ اگر نہیں تو بڑے افسوس سے اُن کے حق میں یہ کہا جا سکتا ہے ؎

باغ جہاں نہ ہوگا کوئی اُن سا بدنصیب
آئے ایسے باغ میں اور خالی داماں پھرے

جاپان میں مسیحی کام

جاپان میں آجکل بڑے زور شور اور سرگرمی سے مسیحی مذہب کی اشاعت ہو رہی ہے اور طرہ یہ ہے کہ خود جاپانی مسیحی ہی اس کو اپنے روپیہ اور طاقت سے کر رہے ہیں۔ یہ جد و جہد ۲۲ جاپانی لیڈروں اور مشنریوں کی ایک کمیٹی کی طرف سے ہو رہی ہے۔ اس کام کے اخراجات کے لئے پچاس ہزار ین کا ایک فنڈ قائم ہوا ہے جو کچھ تو ڈاکٹر ماٹ صاحب کی کوششوں اور کچھ جاپانی کلیسیاؤں اور مشنریوں کی جماعت کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ جاپان کے بدھ مت والوں نے ۳۱۴ ایسے مقام قائم کر رکھے ہیں جہاں وہ آزاد شدہ قیدیوں کی امداد کرتے ہیں۔ مگر جو نتیجہ مسیحیوں کی اس قسم کی تجاویز اور کوششوں سے ہو رہا ہے۔ اس کو وہ ہرگز نہیں پہونچ سکتے۔ مثال کے طور پر صرف ٹوکیو ہی میں مکتی فوج کا کام مسٹر ہر کے ماتحت اور کوبے میں مسٹر موورا متسو کا کام پیش کیا جاتا ہے۔ چنانچہ مسٹر موورا متسو نے پندرہ برس کے عرصہ میں ۳۶ آزاد شدہ قیدی جمع کئے اور ۱۲۵۹ ور قیدیوں کی جو رہا کر دیئے گئے تھے امداد کی۔ اُن میں سے ایک سو دس تو اُن کے اپنے گھروں کو واپس بھیج دیئے گئے ہیں اور ۴۹۰ کو پھر انہوں نے اپنے پاس ملازم کر لیا ہے جنہوں نے دعوے کرکے اُن کو قید کروایا تھا مسٹر موورا متسو نے آدمیوں میں سے وہ اب انجیل کی بشارت دے رہے ہیں اور ۹۰ مسیحی ہیں

مراسلات

شاباش بہادر شاباش

جب کسی قوم کے بھلے دن آتے ہیں۔ تو اُس کے جملہ افراد و بیداری۔ جمیع احزا ہشیاری اور ہمہ اعضا تیاری کی برقی لہروں سے متحرک ہو جاتے ہیں۔ ہر ایک عنصر میں کچھ حرکت سی شروع ہو جاتی ہے۔ معلی القاب عالی جناب پادری وارث الدین صاحب کی سر توڑ کوششوں اور جانفشانیوں سے پچھلے دنوں کلارک آباد کے علاقوں کے تمام عیسائیوں کا ایک عام اجلاس تھیڑ کی ضلع لاہور میں منعقد ہوا تھا جس کا سارا انتظام و اہتمام مقامی اصحاب نے بلا شرکت غیری و امداد مشنری سرانجام دے کر ایک قابل رشک نظیر پیدا کر دی تھی۔ جس کے ابھی لوگ رطب اللسان ہی تھے کہ بھائی کوٹ کی مسیحی برادری نے بتاریخ ۱۰ ستمبر ۱۹۱۴ء ایک اور جلسہ کیا۔ جناب پادری صاحب ممدوح بعہدہ اور علاقہ کے کل شناد مدعو کئے گئے۔ گرد و نواح کے عیسائی بھی بکثرت شریک جلسہ ہوئے۔ گو بھائی کوٹ نئی آبادی کا ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ اور کل ۱۷ خاندان مسیحی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور غیر اقوام مالکان دیہہ اور صاحب اختیار ہیں۔ تاہم اس قلیل جماعت نے کسی کا بھی دست نگر ہونا منظور نہیں کیا۔ شام کو



کھانا کھا چکنے کے بعد اجلاس عامہ منعقد ہوا۔ کھلے میدان میں عیسائی اور غیر اقوام کا ہجوم کثیر اور جم غفیر فراہم ہوا زبور۔ گیت اور چند دیسی راگ گائے گئے جس سے حاضرین بدرجہ نہایت محظوظ ہوئے۔ وعظ اور درس تدریس سے ناظرین نہایت مسرور ہوئے۔ سامعین مسیحی دین کی تمہید نماز اور دعا سے غریق حیرت ہونے لگے۔ اور دیگر اقوام کی بیداری کو دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ مسیحی مقرروں کی کثیر تقریر سنگین دلوں سے پار ہو گئی۔ ماسٹر یوسف خاں کی پند و نصائح سے بے حد فایدہ پہونچا۔ سبحان اللہ۔ کہاں زلولی کے پوجاری اور کہاں آج خدائی بازار میں جب مسیحا کے بیوپاری بنکر علاقہ بھر کے واسطے قابل رشک نمونہ بنتا۔ پادری صاحب مذکور کی تندہی اور سرگرمی کا ایک بیش بہا اثر ہے۔ ہمسایہ اقوم کے منہہ سے شاباش بہادر و شاباش نکل رہی تھی۔ کر کے دکھانے ہی کا نام بیداری ہے سست الوجودوں کی کوشش کا اثر تو آواز تک محدود رہیگا ؎

خدا خود میشود ناصر اگر ہمت شود پیدا

امید ہے کہ اگر ایسے ہی جلسے اور گاؤں میں بھی ہوویں تو ناقابل انضباط بیان فایدہ ہوگا جس کا نمونہ یہی برادری بھائی کوٹ نے دکھا دیا۔ میں بھی کہتا ہوں تم بھی کہو شاباس بہادر و شاباش۔

ہو سکیں جو کام اچھے آج کر و مومنیں
کل نکلنا گور کے ہاتھوں سے ممکن ہی نہیں

راقم :-
خان۔ از تپو کی ریلوے سٹیشن
ضلع لاہور۔

پردیسی کی زندگی

از نتیجۂ افکار جناب منشی الائنس داس صاحب
تنہا بریلوی

آہ لطف زندگانی اب کہاں
وہ ترنگ شادمانی اب کہاں
یاد آتی ہیں مجھے وہ صحبتیں
وہ خوشی کا وقت اور وہ محفلیں

آہ وہ ٹھنڈی ہوا وہ دید گل
ہائے وہ فصل بہاری جام مل
وہ خوشی سے ڈالکر گردن میں ہاتھ
سیر گلشن اور ہمعمروں کیساتھ

صورت بلبل مچہانا چہچہے
وہ چمن کا گشت اتراتے ہوئے
وہ قد دلجو کا یاد آنا مجھے
وہ لپٹ جانا خوشی میں سرو سے

وہ خوشی سے گھومنا کہسار میں
دل کو بہلانا گل و گلزار میں۔
دیکھ کر گلشن پیاری کیاریاں
جی میں آتا تھا کہ سو جاؤں یہاں

یاد رخ میں جی یوں بہلانا مرا
منہہ پہ منہہ گل کے وہ رکھدینا مرا
یاد عارض میں گلوں کو گھورنا
خوب لپٹا کر گلے سے چومنا

حسن گل پر دل مچل جانا مرا
ہوش سے وارفتہ ہو جانا مرا
پوچھتے ہو مجھ سے کیا لطف وطن
تھا بس اک عشرت کدۂ خل چمن

واقعی سچ ہے یہ کہنا آپ کا
دیس سے اچھا نہیں کچھ دوسرا

خلد سے بڑھکر ہے اے یار وطن
بزم راحت عیش افزا انجمن۔
رنج ہے دل میں نہ غم سے کام ہے۔
یہی راحت بس اسی کا نام ہے۔

یہ وطن میں تھا ہمارا حال یار
بادۂ عشرت کا رہتا تھا خمار۔
عیش کا سامان تھا موجود سب
دل میں آتا تھا خیال رنج کب۔

تھا یہ حال اپنا وطن میں ہر گھڑی
خانۂ دل کی نگہباں تھی خوشی۔
دیکھکر اغیار جلتے تھے مجھے۔
دوست آنکھوں پہ بٹھاتے تھے مجھے۔

رنج میں پاتے تھے جب مجھکو رفیق
بھول جاتے تھے خوشی کے سب طریق
گدگداتے تھے ہنساتے تھے مجھے
کھیلتے تھے اور کھلاتے تھے مجھے۔

دل لگی تھی گویا اپنی زندگی۔
چھائی رہتی تھی گھٹا بنکر خوشی
وہ سماں جب یاد آتا ہے مجھے۔
مثل ابر تر رلاتا ہے مجھے

وقت بد سے کچھ چلی ایسی ہوا۔
زندگانی کا مزہ جاتا رہا۔
گھر چھڑایا انقلاب دہر نے
ظلم ڈھایا انقلاب دہر نے۔

دیس سے پردیس میں پھینکا مجھے۔
اے فلک تجھ کو بھی رحم نہ آیا مجھے۔
دوست و احباب سے میں چھٹ گیا۔
ہائے یہ کیسا ستم مجھ پہ ہوا۔

اب کہاں احباب اور وہ صحبتیں
وہ خوشی کا وقت اور وہ راحتیں
جان دیتے تھے جو میرے واسطے۔
ہائے وہ اب کالے کوسوں ہیں پرے
وہ میٹھی پیاری پیاری گفتگو
نقش ہے اس دل میں دیکھو ہو بہو۔
ہائے وہ دن بھی کبھی ہوگا نصیب
دیس اپنا اور پہلو میں حبیب۔
اب کہاں وہ شوق گلگشت چمن
دل میں ہے جوشِ وطن اب شعلہ زن
میں نے تیرا کیا بگاڑا اے فلک
تو نے جو مجھ کو اجاڑا اے فلک
یار ہے کوئی نہ کوئی غمگسار۔
میں ہوں یہ پردیسی اور غم میں ہزار
ہوں وطن کی یاد میں محو اس قدر۔
ہر گھڑی رہتا ہوں غم سے چشم تر
دیس کے چھٹنے کا غم ہے اس قدر
کھانا پینا چھٹ گیا ہے سربسر
آپ ہی انصاف سے صاحب کہیں
دن مرے پردیس میں کیونکر کٹیں۔
اے مسیحا تو ہی بن جا غمگسار۔
ہے ترا بندہ جہاں میں بے دیار۔
کوئی ہمدم ہے نہ کوئی یار ہے۔
دامگہ غم ہے اک رسائے زار ہے۔

راقم
الائس واس مرہبا
بریلی۔

پروفیسر ڈبلیو ای نکل صاحب مرحوم کی وفات کی یادگاری کی ایک خاص میٹنگ

مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۱۴ء پی پی مشن

راولپنڈی کے گرجا گھر میں بوقت پانچ بجے شام ایک خاص میٹنگ فراہم ہوئی۔ اس میٹنگ کا ایک خاص اعلان جناب پاسٹر صاحب نے ایک ہفتہ پہلے سے دیا ہوا تھا۔ حاضرین کا ایک خاصہ انبوہ تھا۔ اور گرجا گھر میں ایک اداسی کا عالم تھا ہر ایک کا چہرہ مغموم تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا گویا کہ آج ہی اس جماعت کے دل کو ایک سخت صدمہ پہنچا ہے تازہ غم کے آثار نمایاں تھے۔ اس کلیسیا کے خاص طور پر فراہم ہونے کی وجہ یہ تھی تاکہ وہ اپنے ہر دلعزیز ہمدرد مہربان کی اس زندگی کا کچھ احوال سنیں جو کہ انہوں نے قریباً تیرہ سال تک اس کے درمیان بسر کی۔ اور خاص خاص باتوں میں ایک کامل مسیحی نمونہ اُن کی زندگی سے حاصل کریں۔

شروع میٹنگ میں زبور ۹۰ حصہ دوم گایا گیا پھر کلام میں سے اقرنتی ۱۵ ویں باب میں سے چند آیات پڑھی گئیں۔ اس کے بعد پادری ڈبلیو ٹی اینڈرسن صاحب مشنری راولپنڈی نے صاحب مرحوم کی زندگی کی ذیل کی خاص خوبیاں کا ذکر کیا کہ جب مسٹر نکل صاحب مرگیا تب مجھ کو وہ بات یاد آئی جو ڈاکٹر ہگنس صاحب نے ڈاکٹر مارٹن صاحب کے جنازے پر کہی تھی کہ آج ایک بہادر دوست اپنے آرام میں داخل ہوا ہم کو اُن جلد گذر جانے سے سخت افسوس ہے مسٹر مورٹن صاحب مرحوم سابقہ پرنسپل مشن کالج راولپنڈی کے جنازے پر میں ولایت میں حاضر تھا۔ چند دوستوں سے بات چیت ہوتے ہوئے معلوم ہوا کہ بعض کا یہ خیال اُن کی بابت تھا اور وہ بڑے افسوس سے کہتے تھے۔ کہ ابھی مسٹر مورٹن صاحب کا بہت کام تھا۔ اور اُن کی ابھی بڑی ضرورت تھی۔ اُن کا ابھی کام ختم نہیں ہوا تھا۔ مگر یہ بات غلط ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ جب خدا کے بندہ کا کام یہاں ختم ہوتا ہے تب ہی خدا اُس کو اپنے پاس آرام میں بلاتا ہے۔ ہم نہیں کہتے کہ ہمارے بھائی مسٹر نکل صاحب کا کام رہ گیا۔ بلکہ پورا ہوا۔ اُن کی موت کی بابت سنکر اور دیکھ کر ایک دم سناٹے کے عالم میں آگئے۔ اور حسرت نے گھیرا۔ ہمارے دل و دماغ ایک دم اس غور و فکر میں غرق ہوتے کہ فلاں کام اُن کے بغیر کیسے ہوگا۔ فلاں کام ان کے بغیر ادھورا رہ گیا۔ کیونکہ اُن کا ایک ہی کوئی خاص کام نہ تھا۔ بلکہ وہ ہر ایک کار خیر و خدا کی بندگی اور جلال کے کام کو خواہ کسی صفیہ و جائز طریق سے وہ کر سکتے تھے کرتے تھے انہوں نے اپنے آپ کو سر سے پاؤں تک خدا کی خدمت میں رہن کر رکھا تھا۔ درحقیقت اُن کا کام بہت ہی تھا پھر پادری صاحب نے مثال کے طور پر بیان کیا کہ ایلیاہ نبی کو خدا نے اٹھا لینے سے اسکا کام ادھورا نہیں رہا۔ بلکہ اُس کی روح الیشع پر آئی یہاں تک کہ جو کام ایلیاہ نے کیا اس کا دگنا کام الیشع نے کیا۔ اب صاحب مرحوم کی چادر ہمارے اوپر گر پڑی ہے۔ ہم اُس کو لے کر اس

سے دُگنا کام کریں۔ اُن کو خدا نے تیرہ سال تک ہمارے درمیان رکھا اور اس عرصہ میں ہیں نے اُن کی زندگی میں ذیل کی خوبیوں کا تجربہ حاصل کیا اور ان کی چادر کی یہ خاص باتیں اور خوبیاں تھیں۔

اوّل - کام کرنے کی خوبی - کام کرنے سے یہ بالکل ہارتے نہیں تھے۔ اور کبھی بیدل نہیں ہوتے تھے جس کام کو انہوں نے شروع کیا اس کو پورا ہی کیا۔ کبھی ادھورا نہیں چھوڑا۔ مقدور بھر کیا بلکہ مقدور سے بڑھکر کرتے تھے۔

دوم - ایک دوسرے کی امداد کی خوبی - ایک دوسرے کی مدد کرنے میں بڑا سرگرم اور لائق تھا۔ وہ ایک طرح سے پنجاب مشن کا نوکر تھا۔ مثلاً ایک لکھتا ہے کہ میری میم صاحب مری کے بیمار پڑ رہی ہیں مہربانی کر کے اُن کے واسطے ٹانگے کا بندوبست کر دینا۔ کوئی لکھتا ہے کہ میں بمعہ عیال و اطفال کشمیر کے واسطے آ رہا ہوں دو دن کے واسطے ہم راولپنڈی میں ٹھہرینگے ہمارا کچھ بندوبست کریں۔ صاحب مرحوم ایک دم خبر پاتے ہی اسٹیشن بھاگتے اور ان کو اپنی کوٹھی پر لاتے مہمان نوازی کرتے اور پھر مری اور کشمیر کی ٹانگا ایجنسیوں کے یہاں چکر لگاتے اور بارعایت ان کو پہاڑ پہنچواتے۔ اُن کا گھر مہمانوں کا گھر تھا۔ اس خدمت کو وہ کوئی اپنے اوپر بوجھ نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ اس میں بڑی خوشی ظاہر کرتے تھے۔ ہم اپنے بھائی بہن کی مدد کرنے میں اُن کی زندگی سے اپنی زندگیوں کا مقابلہ کرنے سے کس قدر قاصر ہیں اور پیچھے ہٹے ہوئے ہیں۔

سوم - محبت - وہ اعلےٰ اور ادنےٰ ہر ایک کو پیار کرتے تھے۔ مثلاً جب ڈپٹی کمشنر صاحب نے اُن کی موت کی بابت سنا تو ایک دم آہ سرد بھری اور آنکھوں میں آنسوؤں کا دریا جاری تھا۔ غریبوں نے سنا تو کلیجہ پر ہاتھ دھر کے رہ گئے اور یاس و مایوسی نے اُن پر سایہ ڈالا اور آنسو بہا بہا کر رو دئے۔ کاشکہ ہمارا مرنا بھی ایسا ہی ہووے کہ اعلےٰ و ادنےٰ عالم اُس کو محسوس کرے۔

چہارم - اُمید - اُن کے دل میں یہ اُمید تھی۔ جو بات کہ یوسف نے اپنے بیٹے سے کہی تھی کہ میں تو اب مرتا ہوں لیکن خدا تم کو یاد کرے گا۔ اور اس زمین سے نکالیگا۔ اور اُس زمین میں لے جائیگا" وہ اگر اس وقت اگر زندہ ہوتے تو وہ ضرور آپ لوگوں کو کہہ دیتے کہ میں تو اب مرتا ہوں مگر خدا آپ کو ضرور یاد کریگا۔ ہاں میں بھی کہتا ہوں کہ آپ کو ضرور یاد کرے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔

پروفیسر ولی بانسبی صاحب نے بیان کیا کہ ایک موقعہ پر فلپائنز میں لڑائی چھڑی ہوئی تھی۔ اور صاحب مرحوم اُس وقت سپاہی کے عہدہ پر مامور تھے۔ یہ بڑے مضبوط اور طاقتور جوان تھے۔ وہ جس وقت یہاں گارڈن مشن کالج میں پروفیسر تھے۔ ۱۹۱۲ء میں مسٹر فضل الٰہی جو اس وقت ایک کالج اسٹوڈنٹ تھے۔ اور اب ہیڈ ماسٹر مشن سکول جہلم ہیں سخت بیمار پڑے صاحب مرحوم ان کو اپنے ہاتھوں سے اُٹھا کر نہلاتے تھے۔ ایسے مضبوط ہاتھ رکھتے ہوئے وہ اُن کو نہایت ہی کومل اور سبک طور سے اُٹھاتے تھے کہ بیمار کو ذرا تکلیف اُن کے ہاتھوں سے نہ ہوتی تھی مضبوط ہاتھ مگر (کومل - ملائم) درحقیقت اُن کے ہاتھ ایک عورت کے ہاتھ تھے۔

دوم - ایک دفعہ یہاں جذام خانہ میں ایک جذامی مر گیا۔ اور وہ عیسائی تھا۔ اُس کے گندے اور گھنونے زخم سے خون اور غلاظت جاری تھی صاحب موصوف اس گندی لاش کو خود اپنے ہاتھوں سے قبر میں اُتارا۔ خداوند مسیح نے جذامی پر ترس کھایا اور اُس کو چھوا اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تو پاک صاف ہووے۔ اسی خداوند کے ایک بہادر سپاہی نے اس جذامی لاش کو اپنے ہاتھوں سے یہ کہتے ہوئے قبر میں رکھا۔ کہ اے دوست تو نرسنگا پھونکے جانے تک یہاں آرام کر۔ کیسا ہی کامل نمونہ اس قبرستان میں اس بہادر نے ظاہر کیا۔ بیشک اُن کی موت ہمارے واسطے ایک بلاہٹ ہے۔ بلاہٹ خدا کی خدمت کے واسطے مضبوط سپاہیانہ ہاتھ مگر نرم و ملائم۔ کیونکہ وہ محبت کے ہاتھ تھے۔

ایلڈر مسیح دیال صاحب نے جو صاحب مرحوم کے کام سے واقفیت رکھتے ہیں۔ بیان کیا۔

اوّل - مسٹر نکل صاحب یہاں کالج میں پروفیسر تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے بیان کیا کہ بائبل سائنس وغیرہ پڑھانے کے واسطے ولایت نہیں چھوڑی بلکہ اس واسطے کہ میں خدا کی خدمت کروں اور اُس کی انجیل جلیل کی منادی کروں۔ لہٰذا انہوں نے کالج کے کام کو خیرباد کہی۔ اور مشنری کام کو شروع کیا۔ آجکل جو ہم یہاں چھاؤنی میں عیسائیوں کی ترقی دیکھتے اور ایک کلیسیا الگ چھاؤنی میں دیکھتے ہیں۔ وہ اُنہی کی کوشش و جانفشانی کا نتیجہ ہے۔

دوم - ہمدردی کے کام میں وہ بہت

ہی سبقت لے گئے ہوئے تھے۔ ایک موقعہ پر ایک غریب مسیحی عورت طاعون سے مر گئی۔ صاحب مرحوم نے اس کے لئے بہت کچھ کیا۔ اور بہت مدد کی گو کہ وہ عورت اور یہ مرد تھے۔

بے شک مسیحی خدمت میں تذکیر و تانیث کی کیا تمیز ہونی چاہئے۔ ایک اور موقعہ پہ ایک اور عورت بیمار پڑی۔ اُس کی بھی اُنہوں نے بڑی مدد کی۔

سوم۔ میری بیوہ لڑکی کا ایک مکان ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں تھا۔ اور اُس کے لواحق اُس کو فروخت کرنا چاہتے تھے۔ میں نے اس معاملہ کو صاحب مرحوم کے پاس پیش کیا۔ جنہوں نے یہاں افسروں وغیرہ کے پاس دوڑ دھوپ کر کے اُس کی حفاظت کروائی اور اُس کی نقدی کو بھی حفاظت کی

نظم

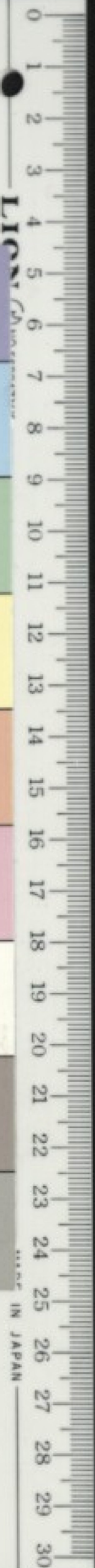
جہاں تک نگاہ آج کرتی ہے کام
اُداسی ہی ہے چھا رہی اب تمام۔
ہر اک شخص غم میں ہے ڈوبا ہوا
پتہ نہیں ان سب کو کیا ہو گیا
کوئی چشم دیکھو تو ہے اشکبار
اور دل پر کسی کے ہے چھایا غبار
کوئی کہتا ہے کہ غضب ہو گیا
نکل صاحب اب ہم سے جدا ہو گیا
نہ اک سال کو اور نہ دو سال کو
ہمیشہ کو ہم سے جدا ہو گیا۔
وطن اپنا چھوڑا اور خویش و تبار
اور فرزنداں چھوڑ کر ایک بار
چلے گئے باپ آسمانی کے گھر
زمیں سے چھٹا اب یہ دنیوی گھر
یہ پنڈی میں جتنے برس تک رہے
بشاشت کا کام دل سے کرتے رہے
بڑے شوق سے گئے کشمیر کو
کہ گرمی سے کچھ ذرا آرام ہو
جو تھا شوق دل کا وہ دل میں رہا
کہ ہیضے نے آکر کے غلبہ کیا۔
دوا کوئی پہونچی نہ درماں ہوا۔
جسم فانی سے روح رخصت ہوا!
جدائی کا ہم سب کو غم بھاری ہے
بیاں کرنے سے یہ زباں عاری ہے۔
مسز نکل بھی اس بلا میں پھنسی۔
مگر جان مشکل سے اُس کی بچی۔
خدا چاہے وہ ہووے اور کچھ نہیں
جو انسان سوچے وہ ہوتا نہیں۔
مسز نکل پر صدمہ بھاری پڑا
غم و رنج اُس کا ہر حد سے بڑھا
دعا ہے دیال کی جس نے یہ سب کچھ کیا
رکھے ہاتھ اس پر فضل اپنے کا۔
غم و رنج ہے جتنا سب اُس کا لے۔
اور برکت فضل اپنا اُس کو یہ دے۔

مسٹر جمیل الدین مبشر انجیل جلیسل نے بیان کیا۔

میں نے تین برس صاحب مرحوم کے ماتحت خدمت کا کام یہاں پنڈی میں کیا۔ جدھر پھرو اُدھر کو ہی سیر نظر آتا ہے۔ میم صاحبہ بھی ویسی ہی ہیں۔ گویا کہ ایک ہی سانچہ میں ڈھلے ہوئے ہیں۔ میں نے ایک دفعہ اُن کی مہربانی کا خط اٹھاتے ہوئے کہا کہ صاحب جی آپ کے علم۔ حلم و دولت کے سبب سے میرا دل بھی چاہتا ہے۔ کہ میں آپ کو اپنا بھائی کہوں۔

ہائے! آج میں کہتا ہوں کہ میرا زندہ بازو ٹوٹ گیا۔ یہ ایک عجیب قسم کا فرشتہ تھا۔ ہاں یہ محبت کا فرشتہ تھا کہ راولپنڈی کو خاص کر کے محبت کا سبق دیوے۔ یہ ایک رازق فرشتہ تھا۔ اُن کے میز کا ایک دفعہ مجھ کو لطف اُٹھانے کا اتفاق ہوا۔ جب میں اور میری خاتون اُن کی کوٹھی پہونچے تو اُنہوں نے کھانے کی میز پر جو کہ ایک نفیس دسترخوان تھا میم صاحب کی کرسی میری کرسی کے پاس اور میری خاتون کی کرسی اپنی کرسی کے پاس رکھی۔ اور اس طرح سے اُنہوں نے اپنے ملکی دستورات کو برت کر اپنے اور میرے درمیان بھائی کے رشتہ کو عملی طور سے ظاہر کیا۔

پھر ایک دفعہ میں دورے میں گیا۔ صاحب نے کہا کہ اگر کوئی تکلیف پیش آوے تو ضرور مجھ کو خبر دو۔ پھر میں کیمبل پور کو گیا اور خط میں میں نے پانچ روپیہ کا نوٹ پایا۔ میں نے واپسی پر صاحب سے دریافت کیا کہ آپ نے نوٹ کیوں بھیجا تھا؟ تو کہا کہ میں نے سوچا کہ آپ کو کوئی تکلیف نہ ہو دے اور یہ بھی سوچا کہ جب مشن ہم کو خالی نہیں بھیجتی تو میں آپ کو کیوں خالی بھیجوں۔ کیوں نہ ہو وہ بھائی جو تھا۔ جب میں اپنے پرانے مہربان کے ماتحت آیا تو ایک دفعہ میں بیمار ہو گیا۔ اور ظفر وال سے پنڈی آیا۔ مجھ کو پوچھا گیا کہ آپ کہاں جائینگے۔ میں نے کہا کہ میں اپنے بھائی نکل صاحب کے پاس پنڈی جاؤنگا۔ جب میں یہاں آیا۔ اور صاحب موصوف کی کوٹھی پر پہونچا تو پہلی سلامی جو انہوں نے میری کی وہ یہ تھی کہ۔ ایک دم اُنہوں نے میرے واسطے آرام چوکی جس کو انڈی چیئر کہتے ہیں لا کر رکھی۔ اور مجھ کو اُس پر آرام سے بٹھا کر میرے واسطے پلنگ



تیار کرنے کے واسطے گئے۔ جب پلنگ تیار کرکے آئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک ہاتھ میں چاء اور دوسرے ہاتھ میں دوائی ہے۔ پھر مجھ کو پلنگ پر لٹایا۔ اور پانچ پانچ دس دس منٹ بعد آتے رہے دو دن تک میں اُن کے گھر رہا پھر ایک موقعہ پر میری خاتون بیمار پڑیں۔ مگر میں گھر پر نہیں تھا جب اُن کی بیماری کی خبر بیماری کی خبر جناب میم صاحبہ کو پہنچی ایک دم وہ رات کے کپڑے پہنے ہی بھاگی آئیں۔ میں نے صاحب سے ایک دفعہ کہا کہ صاحب جی خدا آپ کو آپ کے ایسے کار خیر کا اجر عظیم دیوے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں اجر نہیں مانگتا کیونکہ وہ ایسا کرنا اپنی زندگی کا فرض کلیہ سمجھتے تھے۔ ہاں اُنہوں نے یہ بھی اجر نہ چاہا کہ ہم بھائی اُس کی لاش کو اپنے کندھوں پر اُٹھاتے۔ ایک دفعہ اُن سے پوچھا گیا کہ صاحب جی آج آپ شادی پر آئیں گے کہنے لگے کہ جس دن میں شادی پر نہ جاؤنگا تو میں واپس ولائت چلا جاؤنگا۔ اُنہوں نے کس قدر جلدی اپنے کام کو ختم کیا اور اپنے آرام جاودانی میں داخل ہوگئے۔

بعد ازاں پادری ڈبلیو۔ ٹی۔ ولیمز صاحب پاسٹر کلیسیا نے صاحب مرحوم کے کام کا جو سبت سکول کے متعلق تھا کچھ بیان کیا۔ کہ اُنہوں نے ایک عجیب طرح سے کلیسیا کے بوڑھوں جوانوں اور بچوں کو اس کام میں لگا دیا۔ کہ ہر ایک دلی شوق و ذوق سے آنے لگا اور اس کام کو اُنہوں نے نہایت ہی رونق دی اس سبت سکول کی حاضری ۱۲۰ تک پہونچ گئی۔ میری یاد میں یہ پہلی بڑی حاضری اس سبت سکول کی ہے جو کہ اُن کی زیر نگرانی ہوئی۔ دوسری بات جو اُنہوں نے بیان کی وہ یہ تھی کہ وہ جو خوش خلقی اور اچھی ہمت رکھتے ہیں اُن کے ساتھ نیک سلوک کرنا کوئی بڑی بات نہیں بلکہ گری ہوئی حالت والوں کیساتھ سلوک کرنا ایک وقعت رکھتا ہے۔ برداشت اور صبر میں نے ان سے سیکھا۔ اُن کی زندگی کا ایک اصول تھا کہ وہ اپنے مسیحی بھائیوں کی خاطر جو کچھ ہو سکے وہ کرتے تھے۔ کرنیل صاحب کے دفتر میں ایک دفعہ اُن کو ایک بھائی کی سفارش کے واسطے جانا تھا۔ کہا گیا کہ شاید وہ فوجی افسر کچھ پرواہ نہ کرے۔ مسٹر نکل نے کہا کہ کچھ مضائقہ نہیں مگر میں جاؤنگا۔ گئے اور کامیاب ہوئے۔ اُن کی خدمت کا ایک اہم اصول یہ تھا کہ وہ اپنے کام میں وفادار تھے۔ اور اسی واسطے خدا اُن کو اُن کے ہر ایک کام میں کامیابی بخشتا تھا۔ اگرچہ وہ مر گیا ہے لیکن ابھی تک کام کر رہا ہے۔

مسٹر سیوئیل ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول راولپنڈی نے ذیل کے ریزولیوشنز پڑھ کر سنائے:۔

اوّل کہ ہم پروفیسر نکل صاحب کی اچانک موت پر جو حال ہی میں واقعہ ہوئی ہے۔ افسوس کرتے ہیں۔ ہم اسبات کو بخوبی محسوس کرتے ہیں کہ اُن کی زندگی ہمارے درمیان کئی ایک ذمہ داری کی خدمات عرصہ بارہ سال تک انجام دی ہیں۔ شخصی طور پر وہ بہت مضبوط اور روحانی قوت والے اور دیندار مرد خدا تھے۔ (باقی دارد)

راقم:۔
غمزدوں میں سے ایک غمزدہ
جے۔ بی۔ ایل راولپنڈی

شعر و سخن

غزل

(از نظم عمر بے پور۔ راجپوتانہ)

نہ ہوگی تیری رحمت کی نظر ہم پر بھلا کب تک
اُٹھینگے اے خدا دنیا میں ایسے شور و شر کب تک
نہ اُٹھینگے نہ اُٹھینگے ترے جب در پہ آ بیٹھے
لگا رہ پہرہ دیکھیں تو نہ ہووے گی ادھر کب تک
ستاتے ہیں بہت خار مغیلاں دشت غربت میں
کیا ہے ضبط جب تک ہو سکا ہم سے مگر کب تک
چلے آؤ گنہگارو تمہیں عیسےٰ بلاتا ہے۔
رہوگے اُس کی بخشش سے بیارو بے خبر کب تک
یہ تثلیثی مسائل بھی سمجھ میں آ ہی جائینگے۔
نہ مانو گے مسیحا کو خدا کا تم پسر کب تک۔
عمل بھی چاہئے آخر کہ جس سے پار بیڑا ہو
نصائح کے بھرے جاؤ گے دامن میں گہر کب تک
عبث مغرور ہو اس پر یہ دنیا چند روزہ ہے۔
تمہیں بہکائیگا آخر میاں کا مال و زر کب تک۔
نہ دنیا تم پہ مائل ہے نہ عقبےٰ تم کو حاصل ہے
کروگے ایسی ذلت سے بتاؤ تو گذر کب تک
زمانہ چل رہا ہے چال کیا کیا ہوش میں آؤ
ذرا سوچو تو بے فکر رہوگے بے خبر کب تک۔
جہاں دیکھو اندھیرا ہے بہت ہی دور منزل ہے
ہماری شب کی دیکھیں یا الٰہی ہو سحر کب تک
بہت تم کھو چکے ہو عمر اپنی ہوش میں آؤ
رہوگے بادہ عصیاں سے تم غافل قمر کب تک

اشتہار

واضح ہو کہ لودیانہ پریسبٹری کا آئندہ جلسہ انبالہ شہر میں بروز سنیچر تاریخ دس ماہ اکتوبر ۱۹۱۴ء بوقت ۱۱ بجے صبح منعقد ہوگا۔ تعدادی نقشے پر شدہ مشتہر کے پاس ۵ اکتوبر تک پہونچنے چاہئیں۔ بشارت اور پریسبیٹری اور سنڈ اور جنرل اسمبلی کے چندے تیس ماہ حال تک وصول ہونے ضروری ہیں اور پاسٹر فنڈ کی فقط تعداد روانہ کرنی چاہئے۔

المشتہر

پی۔ سی۔ اپل

سٹیٹڈ کلارک

لودیانہ پریسبیٹری۔

چیلنج

ولایت کی بنی ہوئی گھڑیاں خریدنا چاہو تو ہم سے منگوانا چاہئے [illegible] ولایت [illegible] خاص [illegible] بموجب مال تیار ہو کر آتا ہے اور [illegible] ہماری ایجنسی [illegible] مال فروخت کرتی ہیں۔ ہندوستان بھر میں مشہور ہے تمام بڑے بڑے شہروں میں ہمارا مال جاتا ہے اور [illegible] مال منگوانیوالا ضرور فائدہ میں [illegible] پبلک کو فائدہ پہنچانے کے لئے خاص رعایت کر دی ہے۔ ایک گھڑی منگوا کر آزمائش کریں۔ اگر پسند نہ ہو تو [illegible] واپس بھیجکر قیمت منگوالیں۔

ریلوے ریگولیٹر واچ

[illegible] اصلی قیمت [illegible] رعایتی قیمت [illegible] گارنٹی دس سال

اگر آپ کو ایک [illegible] ریلوے ریگولیٹر [illegible] کی ضرورت ہے جو کہ عمدہ خوبصورت [illegible] [illegible]

چاندی کی رسٹ واچ

اصلی قیمت [illegible] رعایتی قیمت [illegible] گارنٹی دس سال۔ محصول معاف

[illegible]

پورن سنگھ اینڈ برادرس جنرل واچ مرچنٹس لودیانہ

اشتہار

ذیل کی کتابیں بھی کرسچن بک سٹور سے معرفت ڈاکٹر ای ایم ویری صاحب لودیانہ بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں۔

پنجابی زبور رومن محمد رگ۔ عہ

" " اردو چمڑے والا عمہ

" " اردو عہ

" " اردو کپڑے کی جلد ۱۱ر

ضرورت

بوٹس وغیرہ کمپنی چھاؤنی بنارس کے واسطے دو جوتی بنانے والوں کی ضرورت ہے۔ سائل مسیحی ہوں اور ہوشیار اور دیانتدار ہونے چاہئیں جو کہ ہر ایک نمونے کی جوتی بخوبی بنا سکیں تنخواہ بموجب لیاقت ۱۸ اور ۱۲ روپیہ شادی شدہ کو ترجیح دیجائیگی ذیل کے پتہ پر خط و کتابت ہونی چاہئے

مسز ایم۔ اے وائیلی پروپرائٹرس برنابج

بنارس چھاؤنی۔

۲/۲

ضرورت

چند مسیحی نوجوان کاریگروں کی ضرورت جو جوتی بخوبی بنانا جانتے ہوں سائل اپنی درخواستیں پتہ ذیل پر بھیجیں۔

مینیجر کلوین برادرز بوٹس وغیرہ فیکٹری

سیگرا۔ بنارس

۵/۲

اس برسات کے

موسم میں جاڑہ دے کر بخار باری سے ہوگا یہ ملیریا کی پہلی حالت ہے۔ اچھی طرح اگر علاج نہ کیا جاوے تو خون کو پانی کر دیتا ہے۔ تلی بڑھ جاتی ہے جسم لاغر ہو جاتا ہے اس شکایت کو دور کرتے ہیں

ڈاکٹر ایس کے برمن کا

فصلی بخار و تلی کی دوا

ایک ہی دوا سے تین چار خوراک کے استعمال سے بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے تلی گل جاتی ہے۔ اور جلد آرام ہو جاتا ہے۔

قیمت بڑی شیشی ۱۴ر محصول ۶ر

" خورد ۸ر " ۵ر

ادویات ہر جگہ دوکانداروں سے مل سکتی ہیں۔ ورنہ کارخانہ سے طلب کیجئے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶
تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ضرورت

ہم کو ایک کاپی انڈین اینٹی کوری کی ضرورت ہے جو کہ ۱۸۷۱ء میں شایع ہوئی اور جس میں ایک تحریر محمد صاحب کی زندگی کی بابت مِن تصنیف پادری جے۔ ڈی بیٹ صاحب کی تھی۔ اگر یہ کسی کے پاس ہو تو ہم کو بذریعہ خط خبر دیوے کہ کس قدر پر ہم کو دے سکتا ہے۔

المشتہر ڈاکٹر ای۔ ایم ویری صاحب
لودیانہ۔

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول من تصنیف ایڈورڈ لے آئینٹ صاحب - رومن اُردو صفحہ ۱۲۰ - یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کیلئے پُرتاثیر بچونکو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر +

انجیل برنباس } من تصنیف عبدالاحد از قاہرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی پادری بگیس صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی اِس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں قیمت ۱۲ر +

خاندانی فرائض } ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر - ۸ر - ۱۲ر - رومن ۶ر - اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بنا ویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر رہایش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے - کتاب کی قیمت صد ہا گنی قیمتی ہے +

جغرافیہ بائبل } یہہ کتاب پادری یوحنا خان مرحوم نے تصنیف کی ہے - یہ ایک بڑی اعلےٰ کتاب ہے یہہ کتاب خاصکر تھیولوجیکل سمنیریوں اور بائبل ٹریننگ اسکولوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال ہونی چاہئے - ہر ایک مسیحی کو ضرور ایک جلد اپنے پاس رکھنی چاہئے قیمت فی جلد فارسی اُردو ۶ر +

مسیح کی تعلیم } من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو - رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو مینٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی اُردو - رومن میں بھی چھاپی گئی قیمت ۴ر ۸ر اور ۱۲ر - یہ کتاب نہایت ضروری ہے - ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اسکا مطالعہ کرے - مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

دائی گری - من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ - رومن اُردو عـ۸ر - فارسی اُردو عـہ +
یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالونمیں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے - ہر ایک گھر میں اُسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے - اِسلئے ہر ایک خاندان میں اُسکی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدایت تیمارداران } یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی ہے کہ ہسپتال کے ملازمونکو مدد دیجاوے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال و میڈیکل سکولوں کیلئے سندی کتاب ہے ہر ایک گھرانے میں اَیسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں - رومن اُردو قیمت عـہ - یہہ کتاب دوبارہ چھپکر تیار ہوگئی ہے +

صحت جسمی } یہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جسکا نام ہلیتھ ہے - سعید غلام حیدر خان پنشنر اور رئیس رائے بریلی کا اور نور محمد صاحب نیٹو ڈاکٹر پرتاب گڑھ ضلع کا اور احسن محمد اسسٹنٹ ہسپتال سے نظرثانی کیگئی - ایک کتاب حفظ صحت بڑے سادے طریقے سے لکھی +

مضمون کتاب

(۱) ہوا اور اُسکی بناوٹ - (۲) کیوں ہم ہوائی نہیں - (۳) ہم ہوائی کیونکر بن سکتے ہیں - (۴) سانس لینے میں ہوا کیونکر صاف ہوتی ہے - (۵) ہوا کس طرح صاف ہوتی ہے - (۶) صاف ہوا کسطرح ملتی ہے - (۷) پانی کا استعمال جسم میں اور اسے کسطرح استعمال کریں - (۸) پانی کے پانیکا ذریعہ یا طریقہ - (۹) صاف پانی کسطرح ملسکتا ہے - (۱۰) کسطرح خوراک جسم کو برقرار رکھتی ہے - (۱۱) صاف خون - (۱۲) خوراکوں کی بناوٹ - (۱۳) قسم قسم کے کھانے - (۱۴) تبدیلی خوراک - (۱۵) ہدایت خوراک پر - (۱۶) چمڑا - (۱۷) نہانا - (۱۸) کپڑے پہننا - (۱۹) پٹھے اور ورزش - (۲۰) دماغی اور کانی ورزش - (۲۱) گھر اور احاطے - (۲۲) تازہ ہوا کی آمدورفت - (۲۳) صفائی - (۲۴) علیحدہ گھر - (۲۵) گاؤں اور قصبے - (۲۶) بخار کے مقابل کیسے تدبیر کریں - (۲۷) ہیضہ کے مقابل کیسے حفاظت کریں - (۲۸) چیچک کے مقابل کیسے حفاظت کریں - (۲۹) فیصلہ نصیحت قیمت ۴ر +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۔۔ ۔۔ عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک ۔۔ ۱۱ ۔ ۸؎
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد ۔۔ ۔۔ ہے
غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۵ ہے

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے/	صر	سے
چوتھائی کالم	صہ	سے	للعہ ۱۱
نصف کالم	سے	للعہ ۱۲	عہ ۲۵
پورا کالم	للعہ ۱۲	عہ ۲۵	للعہ ۳۰
پورا صفحہ	للعہ ۳	۷۵	۱۰۰

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہیے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں۔ (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے۔ (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہیے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا۔ (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا۔ (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے۔ چاہیے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ کاغذ و پر ہوں۔ (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور نیچے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جسکے پڑھنے سے دقت ہوتی ہے۔ مضمون صفحہ دار ہونا ضروری ہے +

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و عمدہ کھانا

حرفتی کارخانجات

یہ بورڈنگ سکول عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ سے جاری ہے۔ امسال مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانیکی غرض سے یہ تجویز کی ہے کہ یکم اپریل ۱۹۱۴ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں علیحدہ عمارت میں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی رکھی جاویں +

شرح خرچ خوراک معہ فیس طالب العلم صرما ہوار
" " " اگر ایک خاندان سے دو ہوں للعہ ماہوار
" " " اگر ایک خاندان سے تین ہوں للعہ ماہوار

دھوبی و کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر ایک قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ اور ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن رکشا اور کونول بورڈ کیرم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں +

قیمت جن رکشا لعہ سے ما عہ تک
قیمت کرو کونول لعہ عہ تک

مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں +

المشتہر پرنسپل کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

مخزن مسیحی

یہ ہہ سالہ ہر پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے اس میں کلیسائی اور ملکی خبریں کرسچن انڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں۔ چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لیکر ... نمونہ نوٹ بذریعہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو پی سے طلب کر سکتے ہیں +

کرسچن میوچول پراویڈنٹ فنڈ لمیٹڈ لاہور

جو کہ پہلے پریسبیٹرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کے نام سے کہلاتا تھا

جاری شدہ ۱۸۳۴ء — رجسٹرڈ شدہ ۱۹۰۹ء

ہندوستان میں اس قسم کا یہ پرانا فنڈ ہے جو کہ صرف مسیحیوں کی بہتری کیلئے جاری ہے۔ اس فنڈ کا وصول شدہ روپیہ اب تقریباً پچانوے ہزار ہے بیواؤں اور یتیموں کو ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ادا کیا جا چکا ہے نئے انشورنس ایکٹ کے مطابق ۲۰۰۰۰ روپیہ بطور ضمانت کے سرکار کے پاس جمع ہے اور ہر سال جمع ہوتا رہیگا جبتک کہ رقم دو لاکھ تک نہ پہنچ جائے اس میں مختلف قسم کی پالیسیاں ہیں جو کہ سب کے موافق آسکتی ہیں یعنی زندگی کے بیمہ کی پالیسی پنشن اور بچوں کے وظیفہ کی پالیسیاں۔ نرخ بہت کم رکھا گیا ہے تاکہ ہر ایک مسیحی مرد و عورت اس میں شامل ہو سکے +

خواہ اردو خواہ انگریزی پراسپکٹس کیلئے ذیل کے پتہ پر درخواست کریں +

بخدمت مینجنگ ڈائرکٹر
کرسچن میوچول پراویڈنٹ فنڈ لمیٹڈ انار کلی۔ لاہور

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں چھپے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اسمیں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگرچہ بیا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۱۲ چارج کیا جاتا ہے۔ درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے۔ یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کیلئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ ۱ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغ دل کے پچھلے نمبر بھی فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی ایل ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

پادری سی۔ ایم ویری صاحب بی۔ ڈی ایڈیٹر و مینجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام اکلی بود چھپا +